نگاہِ سعید میں بِیتے لمحات

ظفر نامہ

www.seerat.net

www.navneet.com
PAGE NO.
DATE: / /

مفتی محمد سعید خان صاحب ۔۔۔ ایک ملاقات

۲۷ جنوری سنہ ۲۰۱۲ء جمعہ

صبح سویرے میں ترکمان گیٹ دہلی پہنچا۔ فجر کا وقت قریب تھا۔ چوراہے کی مسجد میں میں نے نماز ادا کی اور ایک رہبر کو ساتھ لے کر درگاہ شاہ ابو الخیر" جو خانقاہ مظہریہ بھی کہلاتی ہے اسکی طرف روانہ ہوا حضرت اقدس مفتی صاحب کا قیام وہیں تھا۔ حضرت نے فون پر کہہ دیا تھا کہ فجر بعد آرام کریں گے اور دن چڑھے ملاقات ہوگی۔ میں خانقاہ پہنچا تو امام صاحب نے مجھے ایک حجرہ میں ٹھہرایا اور میں وہاں آرام کرنے لگا۔

مگر مجھے حضرت مفتی صاحب کی ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا اسلئے دل بے چین تھا حضرت والا کے دیدار و ملاقات کیلئے تقریباً ۱۰ بجے ہونگے جب میں نے کمرہ سے باہر دیکھا تو خانقاہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا ابو النصر فاروقی صاحب (جن سے میں شروع میں واقف نہ تھا) وہ بیٹھے ہوئے نظر آئے اور سامنے حضرت مفتی صاحب تھے جنکی پیٹھ میری طرف تھی۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ دونوں بڑوں کی گفتگو میں مخل بنوں۔ میں بس انتظار میں تھا کہ کب ملاقات کا موقع ملے۔ اتنے میں حضرت مفتی سعید صاحب پالنپوری صاحب تشریف لے آئے تقریباً ۱۱ بجے تو میں باہر آ گیا چونکہ مفتی سعید پالنپوری صاحب کے اس سفر کا ذریعہ میں تھا اور میری انسے شناسائی بھی تھی میں نے مفتی سعید خان صاحب سے بس مختصر اپنا تعارف کروایا اور ہم سب لوگ وہاں صحن میں بیٹھے۔ کافی علمی باتیں ہوئیں دونوں مفتیان کرام میں۔ حجۃ اللہ البالغہ کتاب کے بارہ میں اور صفات باری تعالے کے بارہ میں اور دیوبندیت کے بارہ میں وغیرہ وغیرہ۔ مفتی صاحب نے اپنی کتاب تحفۃ القاری کی شرح جلد ۲ مفتی سعید خان صاحب کو ہدیہ دی

چائے پانی ہوا پھر ہم سب کو ایک کمرہ میں کھانے کے
لئے لے جایا گیا جہاں الحمد للہ ہم نے کھانا کھایا۔
مفتی سعید پالنپوری صاحب کلکتہ کے سفر کے لئے روانہ
ہوئے اور میں اور مفتی صاحب صحن میں بیٹھے اور کچھ
باتیں ہوئیں۔ مفتی صاحب کے لئے میں قدیم عربی اردو
کتب کی فہرست لے گیا تھا ان میں سے تین سو
کتب کے اسماء پر حضرت نے نشان لگایا تھا کہ
وہ خریدی جائیں۔ شام کو ہم لوگ ایک
مسجد میں گئے جہاں مرزا غالب کا مکان تھا کچھ
پرانی علمی چیزوں کی تلاش تھی مفتی صاحب کو۔ مغرب
بعد میں نے بغور مفتی صاحب کی طرف نظر کر دیکھا
تو مسکرانے لگے یہ سب دیکھ کر میری آنکھوں
سے آنسو جاری ہو گئے کہ یہ شخص اپنے کو کتنا مٹائے
ہوئے ہے۔ تصنع بناوٹ اور دکھلاوے سے کتنا دور ہے
دنیا سے کوئی حصہ نہ لیا نہ نکاح کیا نہ رات کو
سونا ہے نہ کھانے پینے کا کوئی ٹھکانہ ہے کبھی کھالیا
کبھی نہ کھایا۔ دینی اور علمی کاموں ہی کی فکر ہے قوم کی ہی
فکر ہے۔ ہائے آج تک میں تو یہ سوچتا رہتا ہوں کہ
ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ کے یہاں کتنا اونچا مقام
ہوگا جس نے اپنی ساری زندگی دین کے لئے وقف کردی
اور دنیا سے کچھ حصہ نہ لیا وہ بھی کس زمانے میں؟ آجکل
کے دور میں جہاں مادیت اور پیسہ ہی ہر شخص کی
زندگی کا مقصد بنا ہوا ہے۔

(۳)

۲۸ جنوری ۲۰۱۲ء سنیچر

صبح سویرے ہم سرہند شریف کے لئے روانہ ہوئے سرہند شریف پنجاب میں واقع ہے۔ یہاں حضرت مجدد الف ثانی رح کا مزار ہے۔ راستہ میں جگہ جگہ ڈھابے نظر آتے تھے پنجاب میں جگہ جگہ گرودوارے جو مسجد کی طرح دکھائی دیتے تھے نظر آتے تھے۔ یہ سڑک جس سے ہم نے سفر کیا وہی سڑک ہے جو دلی سے لاہور تک جاتی ہے۔ سرہند شریف میں جگہ جگہ بوسیدہ قبروں کے کچھ آثار نظر آگئے شاید زمانہ کی گردش کے ساتھ یہ آثار بھی ختم ہوجائیں گے کسی دن۔ دلی سے سرہند شریف جانے کے لئے تقریباً ۵ گھنٹے درکار ہیں۔ بہرحال حضرت مجدد الف ثانی رح کے مزار پر حاضری ہوئی وہاں حضرت مفتی صاحب نے کافی دیر تک مراقبہ فرمایا۔ پھر ہم نے ظہر ادا کی اور کھانا کھایا اور واپسی کا قصد کیا۔ واپسی میں عصر ادا کی راستہ میں اور کچھ چائے پانی کر لیا ایک ڈھابے میں۔ تقریباً عشاء کے وقت واپس خانقاہ شریف دلی پہنچ گئے۔

۲۹ جنوری سنہ ۲۰۱۲ اتوار

مینا بازار کے سامنے ایک کتابوں کی دوکان ہے
وہاں سے مفتی صاحب نے کتابیں خریدیں اور مدرسہ
امینیہ میں چند قدیم فتاوے لینے کے لئے گئے ۔ وہاں
کے لوگوں نے بتلایا کہ ایک بڑا ذخیرہ جلا دیا گیا
جب ایک مفتی صاحب پاکستان جارہے تھے تو ذخیرہ
جلا کر گئے اور بقیہ ایک کمرہ میں ہے جہاں مفتی صاحب
لو کے لئے اور کمرہ میں بڑا تعفن ڈھول وغیرہ تھی اور
دس علمی ذخیرہ کو بھی کافی حد تک دیمک
لگ چکی تھی ۔ مفتی صاحب کی درخواست پر بھی انہوں
نے وہ نہیں دیا کہا ہم مشورہ کر کے بتلا دیں گے ۔
بڑی عجیب ستم ظریفی ہے اُن جاہل لوگوں کی جو
کسی وجہ سے چند علمی کارناموں کے متولی بن گئے اور انکے
اختیار میں چند اہم قدیم کتابیں رسالے اور فتاوی
آگئے ۔ نہ خود کبھی انہیں پڑھیں گے نہ کسی کو دیں گے حتی
کہ وہ ذخیرہ سڑ جائے یا دیمک کی نذر ہو جائے ۔

سفر ۲۰۱۴ء
۲۰ جنوری پیر

www.navneet.com
PAGE NO.
DATE: / /

بروز پیر خانقاہ شریف سے لکھنؤ کے لئے روانگی ہوئی
ہمیں رامپور مرادآباد بریلی والے راستے سے سفر کرنا تھا
تقریباً ۱۰ گھنٹے کا سفر تھا۔ سب سے پہلے راستہ
میں رضا لائبریری رامپور پر رُکے۔ یہ لائبریری دراصل
ایک قلعہ کی عمارت میں بنائی گئی ہے۔ کسی زمانہ میں
نواب صاحب نے بڑا پیسہ خرچ کرکے یہ قلعہ بنوایا تھا۔
بڑا حسین قلعہ نقش و نگار، سونے کا پانی چڑھایا ہوا۔
مجسمے بڑی حسین کاریگری کی نمائش کر رہے تھے جو
نواب صاحب نے یورپ کے کسی شہر غالباً اٹلی
سے منگوائے تھے۔ بیگمات کے بیٹھنے کی جگہیں وغیرہ وغیرہ
بہت سی دیکھنے لائق چیزیں تھیں پرانی تحریریں قرآن
کریم کا پرانا نسخہ وغیرہ چیزیں تھیں۔
یہاں ہم نے چائے پانی کرلیا نماز ادا کرلی مفتی صاحب نے بھی
پھر آگے کی طرف روانہ ہوئے۔
راستے میں احمد رضا خان بریلوی کے مزار پر گئے
وہاں ایک لڑکا مستقل ہمیں دیکھتا رہا اور پوچھنے لگا کہ
کہاں سے آئے ہو۔ مفتی صاحب نے بتلایا کہ دلّی سے۔ پھر نکلتے
ہوئے ہم عام طریقہ کے مطابق مفتی صاحب نکل گئے مگر
وہاں کا طریقہ یہ ہے کہ پیٹھ کرکے نہیں نکلتے ہیں
مزار کی طرف، بس یہ نکلنا تھا کہ ایک شخص اندر
سے گھورنے لگا اور اُس لڑکے سے پوچھا ہمارے بارہ
میں تو اُس نے بتلایا کہ یہ دلّی سے آئے ہیں تو اُس شخص
نے کہا کہ انہیں اندر کیوں آنے دیا؟ میں نے مفتی صاحب
سے آہستہ سے کہا کہ حضرت فوراً جلدی جلدی نکل چلیں
یہاں سے۔ ہم وہاں سے نکل کر پھر گاڑی میں بیٹھے
اور آگے چل دیے۔ رات کو دیر سے تقریباً ۱۲ بجے کے قریب
لکھنؤ پہنچنے ہو گئے۔ ہمارے دوست طارق بھائی کے گھر
پر قیام کرنا تھا اُنکے والد صاحب منتظر تھے۔ انہوں نے ہمارا
استقبال کیا پھر کھانا ہوا اور سو گئے۔

Congratulations! Take pride. You are using a Navneet product.

۳۱ جنوری ۲۰۱۲ منگل

صبح ندوۃ العلماء حاضری ہوئی ناشتہ کے بعد - حضرت مولانا عبد اللہ صاحب مولانا سلمان ندوی صاحب وغیرہ حضرات سے ملاقات ہوئی - طلباء میں مفتی صاحب کا بیان بھی ہوا ماشاء اللہ بڑا اہم خطاب تھا - اس بیان میں ندوۃ کیا ہے اسکے مقاصد کیا ہیں بیان ہوئے مفتی صاحب نے الندوۃ رسالہ بھی تقسیم کیا طلباء کو الندوۃ رسالہ پڑھنے چلنے والے کو حضرت مفتی صاحب تقسیم کرتے رہتے تھے -

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب سے خصوصی ملاقات ہوئی - حضرت نے کھانے کا انتظام کیا اور ماشاء اللہ دسترخوان پر بھی عمدہ علمی مضامین بیان فرمائے - بعد طعام مفتی صاحب سے خصوصی ملاقات حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کی ہوئی - دونوں حضرات تنہا بیٹھ کر کچھ گفتگو کرتے رہے - ظہر کی نماز ندوۃ میں ہی ہوئی اسکے بعد گھر آئے پھر استنجاء وغیرہ سے فراغت کے بعد چائے پانی ہوا پھر حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب کے نواسے تشریف لائے انسے ملاقات ہوئی پھر مغرب کی نماز ندوی مسجد میں ادا فرمائی - اسکے بعد رائے بریلی روانہ ہوئے جو کہ تقریباً ۸۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے لکھنؤ سے - تقریباً ۲ گھنٹہ میں پہنچ گئے عشاء کی جماعت تیار تھی نماز کے بعد مختلف مقامات دیکھے، مہمان خانہ پھر وہ جگہ جہاں حضرت مولانا علی میاں ندوی کی چارپائی بچھائی جاتی تھی اور وہ قبرستان جہاں علی میاں ندوی اور انکے خاندان کے لوگ مدفون ہیں - قریب ہی حضرت مولانا سید احمد شہید کا مزار بھی ہے - رات میں مولانا بلال حسنی صاحب سے ملاقات ہوئی - وہ چارپائی دیکھی جہاں حضرت مولانا علی میاں ندوی آرام فرمایا کرتے تھے اور اب مہمان خانہ میں اسی چارپائی پر مولانا رابع صاحب اور انکے بھائی صاحب آرام کرتے ہیں -

اسی چارپائی پر حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کا انتقال ہوا تھا۔
لوگوں نے بتلایا کہ حضرت جمعہ کے دن نہا دھو کر کپڑے موزہ
صاف وغیرہ پہن کر تیار ہوئے اور فرمایا کہ "کیا آج جمعہ تاخیر
سے نہیں ہو سکتی؟" بستر پر تشریف لائے اور فرمایا لاؤ
بھئی قرآن شریف لاؤ سورۂ کہف پڑھنی ہے۔ لوگ
جب قرآن شریف لینے گئے تو سورۂ یٰسین شریف شروع
کر دی اور اس آیت پر پہنچے ہی تھے کہ گر گئے

فبشرہ بمغفرۃٍ و اجرٍ ......

لوگ دوڑے۔ ڈاکٹر صاحب آئے دبایا دل کی طرف
پھر دائیں بائیں ران میں ۲۔۲ انجکشن لگائے پھر براہ راست
دل پر انجکشن لگایا۔ بہرحال حضرت نے داعی
اجل کو لبیک کہا۔
یہ ہم نے وہاں کے لوگوں سے سنا پھر ہم سب
نے کھانا کھایا اور کچھ مشورہ کر کے دوبارہ لکھنؤ آ گئے۔

(8)

یکم فروری سن ۲۰۱۳ بدھ

www.navneet.com
PAGE NO.
DATE : / /

تقریباً ۳۰ کلومیٹر ندوۃ سے آگے ایک گاؤں ہے کٹولی۔ یہاں حضرت مولانا سلمان ندوی دامت برکاتہم کا مدرسہ اور میڈیکل کالج تقریباً ۱۵۰ ایکڑ زمین پر واقع ہے۔ وہاں ہم نے میڈیکل کالج کے مختلف شعبہ جات دیکھے۔ لوگوں نے مسجد، لائبریری وغیرہ دکھلائی پھر اچانک ایک مختصر سا پروگرام طے کر دیا جس میں تلاوت کلام پاک اور نعت کے بعد حضرت مفتی صاحب کی تقریباً ۲۵ منٹ بات ہوئی جس میں علمی اور تربیتی باتیں بیان فرمائیں۔ اس کو ریکارڈ بھی کیا گیا اور اس پروگرام کے بعد ہم دوبارہ ندوۃ واپس آ گئے۔

رضوی صاحب کے گھر مغرب بعد تقریباً ایک گھنٹہ بیان فرمایا اسکے بعد کھانا ہوا پھر رات کو چند مقامات کی زیارت کے لئے عشاء بعد تشریف لے گئے۔ پہلے حضرت شاہ مینا کے مزار پر حاضری کا ہونا اور پھر بارہ سے بھول بھلیاں والی عمارت دیکھی پھر اسکے بعد امین آباد جہاں مولانا منظور نعمانی صاحب کا مکان تھا۔ یہاں امین آباد میں مشہور ٹنڈے کباب کی دوکان بھی دیکھی۔

(9)

۲ فروری ۲۰۱۲ء جمعرات

فرنگی محل کی حاضری:-

جناب فیضان نگرامی صاحب صبح سویرے رضوی صاحب کے گھر تشریف لے آئے اُن کے ساتھ ہم فرنگی محل روانہ ہوئے عیدگاہ کے امام صاحب سے ملاقات ہوئی - انکے گھر ناشتہ کیا انہوں نے کچھ کتابیں ہدیہ پیش کیں وہاں سے ہم ندوہ آئے اور مولانا سلمان صاحب سے ملاقات کی - طلبا میں بیان فرمایا مفتی صاحب نے - پھر شبلی لائبریری گئے وہاں مولانا عبداللہ صاحب سے ملاقات ہوئی پھر انکے ہمراہ نئے نئے ایمان میں داخل ہوئے احباب سے ملاقات فرمائی ایک پنڈت جی تھے جو ایمان لے آئے تھے - انسے بھی ہم ملے - لوگوں نے بتلایا کہ وہ ہندو مذہب کا بہت گہرا علم رکھتے ہیں - انہوں نے اپنی کچھ کتابیں دیں -

پھر ہم گھر آئے دوپہر کا کھانا کھایا مہمانوں سے ملاقات کی اور کانپور سے قاضی شہر تشریف لائے تھے انسے ملاقات ہوئی اور ہم ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے - جہاز تاخیر سے اڑنے والا تھا لکھنؤ سے دہلی پہنچا اور پھر اسی جہاز میں دلی سے حیدرآباد -

تقریباً ۱۰.۳۰ بجے پہنچے - ایئرپورٹ پر مفتی صاحب کے استقبال کے لئے کئی احباب تشریف لائے تھے - وہ ہمیں سہیل بھائی کے گھر لے گئے جہاں ہم نے کھانا کھایا اور تقریباً ۲ بجے تک باتیں ہوتی رہیں - پھر ہم ڈیرا گیسٹ ھاؤس چلے گئے وہاں قیام طے تھا -

حیدرآباد میں ملاقات کے لئے کئی احباب بمبئی، کوچین، میسور وغیرہ سے تشریف لائے تھے لوگ ہوائی جہاز سے اور بعض کئی گھنٹوں کا ٹرین کا سفر کرکے آئے تھے - ماشاءاللہ کئی احباب انٹرنیٹ پر مفتی صاحب کو سنتے رہتے ہیں - انہیں جب پتہ چلا کہ حضرت ہندوستان آئے ہیں تو ملنے

۳ فروری ۲۰۱۲ء جمعہ

مولانا رابع صاحب سے ملاقات:-

صبح گیسٹ ہاؤس سے حضرت مولانا رابع صاحب ندوی مد ظلہ
سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت مولانا سے لکھنؤ میں
ملاقات نہ ہو سکی تھی اللہ کا شکر حضرت حیدرآباد
میں موجود تھے اور ہم بھی حیدرآباد پہنچ چکے تھے۔ مختصر سی
ملاقات کے بعد ہم مسجد عامرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں
جمعہ پڑھنی تھی۔ حضرت مفتی صاحب کا بیان ہوا تقریباً
۲۵ سے ۳۰ منٹ بیان ہوا۔ نماز کے بعد ہم
گیسٹ ہاؤس آئے اور دوپہر کا کھانا کھا ہی رہے
تھے کہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب تشریف لے آئے
کھانے کے بعد حضرت سے ملاقات ہوئی۔ ~~شام کو ہم~~
حضرت مولانا نے اپنے ادارے المعہد میں شرکت کی
درخواست کی جو تقریباً ۱۱ بجے ۶ فروری کو جانا طے پایا۔
شام ہم لوگ چارمینار، مکہ مسجد وغیرہ
مقامات دیکھنے گئے۔ حاذق اینڈ محی کتاب کی دوکان
ہے جہاں قدیم کتابیں ملتی ہیں وہاں حاضری ہوئی اور مفتی صاحب
نے چند کتب ملاحظہ فرمائیں۔ واپسی میں چوڑی بازار
سے گھر کی مستورات کے لئے مفتی صاحب نے چوڑیاں خریدیں
رات کو تقریباً ۲ بجکر ۴۰ منٹ تک گیسٹ
ہاؤس میں ہی کئی مہمانوں سے دینی گفتگو فرمائی
اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

۷ فروری ۲۰۱۲ء سنیچر

اگلے دن صبح تقریباً ۸ بجے ایک گاؤں کے مدرسہ میں حاضری ہوئی۔ مفتی ابو حسیب صاحب کا یہ مدرسہ تقریباً ۳۰ کلومیٹر حیدرآباد سٹی سے دور واقع ہے مدرسہ میں ناشتہ ہوا اور مختصر خطاب ہوا طلباء سے پھر ہم گول کنڈا قلعہ دیکھنے گئے ہم نے ایک گائیڈ ساتھ لے لیا جو مختلف مقامات کے بارہ میں ہمیں معلومات فراہم کرتا تھا قلعہ میں عجائبات دیکھے پرانی چیزیں دیکھیں اسکے بعد وہاں سے لائبریری دائرۃ المعارف گئے جہاں چند کتابیں دیکھیں کچھ میں تو گیسٹ ہاؤس پر رہا اور مفتی صاحب چند دوستوں کے ساتھ ایک مدرسہ اور لائبریری دیکھنے گئے۔

آج رات بھی مہمانوں سے دینی گفتگو تقریباً رات ۲:۳۰ بجے تک ہوتی رہی اور مفتی صاحب مختلف سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

(12)

۵ فروری ۲۰۱۲ء سنڈے اتوار

صبح مفتی ہارون صاحب میسور سے تشریف لائے تھے
ان سے ملاقات ہوئی اور ہم تقریباً ۱۱ بجے جلسہ
تعمیر ملت میں گئے مفتی صاحب کا بیان ہوا اور بیان
کے بعد ہم گیسٹ ھاوس آ گئے ~~جـ~~ ظہر اور عصر
گیسٹ ہاؤس میں ہی ہو گئی۔ ہوٹل سے شام
حاذق اینڈ کمپنی کتابوں کی دوکان پر گئے وہاں قدیم کتابیں
دیکھیں۔ ایک کتاب وہ بھی دیکھی جس پر علامہ اقبال کے
کے دستخط تھے۔

پھر ایک مدرسہ میں گئے۔ طلباء میں بیان ہوا اور
بعد از بیان چائے پانی ہوا پھر جلسہ ختم نبوت میں
شرکت عشاء۔ میں واپس چلا آیا گیسٹ ھاوس
اور وہاں سے ممبئی لوٹ آیا۔ اگلے دن مفتی صاحب
کا المعہد میں جانا مولانا خالد سیف اللہ صاحب
سے ملاقات اور اس کے بعد دہلی کا سفر طے تھا

(13)

۶ فروری ۲۰۱۲ء سنہ میں

میں اس دن وہاں موجود نہیں تھا مگر اس دن پہ صرف ایک پروگرام طے تھا کہ حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے مدرسہ میں حاضری دینی تھی اور حضرت سے ملاقات تو پہلے بھی ہو چکی تھی غالباً بیان بھی ہوا ہوگا وہاں

پھر مفتی صاحب شام کو دہلی تشریف لے گئے

www.navneet.com
PAGE NO.
DATE: / /

(14) ۷ فروری ۱۲ بدھ منگل

اس دن دہلی میں بہت سے کام طے تھے۔
مولانا وحید الدین خان صاحب سے ملاقات، مولانا
ابوبکر غازی پوری صاحب سے ملاقات وغیرہ وغیرہ۔ ایک جگہ
دوپہر کی دعوت بھی تھی۔ تفصیل تو مجھے پتہ نہیں
کہ میں وہاں نہیں تھا مگر مفتی صاحب نے بتلایا کہ غازی پوری
صاحب کے ساتھ کافی ~~طے~~ دیر تک ملاقات ہوئی۔
حضرت مولانا بڑے خوش تھے رات کا کھانا ساتھ
کھایا اور تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک دونوں
حضرات ساتھ تھے۔ غازی پوری صاحب جمعیت کے
آفس تشریف لے گئے اور تقریباً ۳ بجے انکا
انتقال ہو گیا۔ بڑا عجب اتفاق تھا مفتی صاحب
کے سارے سفر میں کئی مرتبہ حضرت مولانا فون پر
رابطہ کرتے رہے دینی کتابیں بھی بھجوائیں اور آخری
رات جو انکی زندگی کی واقعی آخری رات تھی مفتی صاحب
سے ملاقات مقدر تھی۔ مفتی صاحب کا بھی اگلے دن پاکستان
کا سفر طے تھا گویا ہندوستان ~~میں~~ کے اس سفر کی
آخری رات تھی۔ اگلے دن حضرت مفتی صاحب
پاکستان روانہ ہوئے۔

www.navneet.com
PAGE NO.
DATE : / /

حضرت مفتی سعید خان صاحب دامت برکاتہم

حضرت اقدس کو دیکھنے کی بڑی تمنا تھی میری - اللہ تعالٰی کا بڑا احسان ہوا کہ انہوں نے تقریباً 9 دن کا سفر حضرت مفتی صاحب کے ساتھ مقدر فرمایا اگر یہ سفر میری زندگی کا سب سے اہم اور کامیاب سفر کہوں جواب تک اسفار میں نے کئے ہیں انہیں سامنے رکھ کر تو کوئی مبالغہ ہوگا - اس سفر نے میری زندگی پر گہرا اثر ڈالا میری سوچ میرا ذہن سبھی میرے ذہن کی وسعت سادگی اور عاجزی کا ہر چیز میں فرق محسوس ہونے لگا -

میں نے اپنی پوری زندگی میں ایسی شخصیت نہیں دیکھی جو علم و عمل کا جامع ہو اور اس شخص کو تصوف سے بھی کچھ علاقہ ہو - حضرت مفتی صاحب کا مجاھدہ ان کا عمل انکی تواضع ہر ایک کے ساتھ فروتنی یہ ادائیں دیکھ کر میں بڑا متحیر تھا -

کہہ رہا ہے موج دریا سے سمندر کا سکوت
جسمیں جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

بیان کرنے کا نرالا انداز جسمیں سنجیدگی کا اظہار ایک ایک لفظ اس طرح ادا فرمانا کہ سامعین گن لیں کاملین ایسے ہی ہوا کرتے ہیں بالکل عوام کسطرح بظاہر نظر آتے ہیں کچھ شور شرابا نہیں کوئی تصنع نہیں اسی لئے عوام کاملین کو اکثر پہچان نہیں پاتے -

حضرت مفتی صاحب کا بھی حال کچھ ایسا ہی نظر آیا کچھ کھانے کو مل گیا تو کھالیا کوئی اہم دینی کام درپیش آیا تو کھانا چھوڑ دیا، رات جاگ کر علم حاصل کرنا پھر لوگوں کے سامنے اپنے کو جاہل کہنا - زندگی تو لبس سنت کا نمونہ نظر آئی دائم الفکرۃ، ہمیشہ گویا کسی سوچ میں یا یوں کہیں کہ امت کی قوم کی فکر میں - راتکو اپنے مطالعہ اور اپنے معمولات میں دن میں عوام کے ساتھ باتیں کرنا ہنسی مذاق کرنا

www.navneet.com
PAGE NO.
DATE: / /

نہ کوئی خادم ہے نہ کوئی بڑے حضرت کا تکلف
الحمد للہ مجھے کو تو یہ محسوس ہوا کہ جب اتنا کامل شخص
اپنے کو اتنا مٹائے ہوئے ہے تو ہم جیسے عامی لوگوں
کو تو اپنے کو کالعدم سمجھنا ہی زیبا دیتا ہے ۔ اور جب
اتنا بڑا عالم اپنے کو جاہل سمجھے تو ہم جیسوں کو تو
اپنے کو اجہل سمجھنا ہی زیبا دیتا ہے ۔ الحمد للہ
میری بڑائی میرا علم کا زعم سب ہی اِس
شخصیت نے گویا جلا کر خاک کر ڈالا ۔ حضرت
اقدس کو ہم نے مفسر، محقق، مدبر، مفتی، مورخ، فلسفی
سبھی چہروں میں دیکھا ۔

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی
عمر میں برکت عطا فرمائے ۔ اُن سے دینی کام لیں اور موت
کی آخری سانس تک ایمان پر باقی رکھیں اور ہم سب
کو فیض نصیب فرمائیں اور کسب فیض کا اور ادب کا
سلیقہ عطا فرمائیں ۔ آمین

فقط
[illegible]